## سوال

(338) غصے کی حالت میں طلاق کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجرد گالی دینے ہندہ کے لفظ طلاق طلاق کا بلا اشارہ کے بمقابلہ ایک کر کے بحالت غصہ شوہر ہندہ کے زید کے منہ سے نکل گیا آیا اس امر میں اوپر ہندہ کے طلاق بائن عائد ہو گا یا نہیں۔ اس کا جواب کماحقہ بدلائل قرآن وحدیث کے مرحمت فرمایا جائے۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں ہندہ پر طلاق بائن تو عائد نہیں ہوئی لیکن طلاق رجعی عائد ہوئی یا نہیں ؟ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے وہ یہ کہ اگر زید کے منہ سے یہ الفاظ بحالت غصہ بلاقصد نکل گئے تھے تو اس صورت میں طلاق رجعی بھی نہیں۔ ہوئی اگر بالقصد نکلے تھے تو اگر اس وقت زید کی نیت ہندہ کے طلاق دینے کی نہ تھی تو بھی رجعی نہیں ہوئی اور اگر اس وقت ہندہ کے طلاق دینے کی نیت تھی تو طلاق رجعی عائد ہوئی جس میں زید کو اختیار ہے کہ عدت کے اندر اس طلاق کو واپس کر لے اور اگر عدت گزر چکی ہو اور تجدید نکاح پر دونوں راضی ہوں تو تجدید نکاح کر لے۔

"صفیة بنت شیبة قالت : سمعت عائشة رضی اللہ عنہا تقول : سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : (( لا طلاق ولا عتاق فی غلاق )) قال ابو داود : الغلاق اظنہ الغضب"[1](سنن ابی داوٗد مطبوعہ مصر (1/217)

(صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا غلاق میں نہ طلاق ہے اور نہ غلام کو آزاد کرنا۔ "امام ابو داود رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ غلاق سے مراد غضب و غصہ ہے)

وقد فسر الاغلاق بالغضب الامام احمد ایضا وفسرہ ابو عبید وغیرہ بالاکراہ وفسرہ آخرون بالجنون "[2]کذا قال الحافظ ابن القیم فی زاد المعاد (ص 203)

(امام احمد رحمة اللہ علیہ نے بھی اغلاق کا معنی غضب و غصہ بیان کیا ہے ابو عبید وغیرہ نے اس کا معنی جبر واکراہ کیا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے اس کا معنی جنون کیا ہے)

"ثم قال قال شیخنا وحقیقة الاغلاق ان یغلق علی الرجل قلبہ فلا یقصد الکلام اولا یعلم بہ کانہ انغلق علیہ قصدہ وارادتہ"

(ہمارے شیخ نے کہا : اغلاق کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی کے لیے اس کا دل بند کر دیا جائے پس وہ کلام کا قصد کرے نہ اس کا مفہوم جانے گویا اس پر اس کا قصد وارادہ بند ہو گیا)

"قلت: قال ابو العباس المبرد: الغلق ضيق الصدر وقلة الصبر، بحيث لایجد له مخلصا قال شیخنا: ویدخل فی ذلک طلاق المکره والمجنون ومن زال عقله بسکر او غضب وکل من لاقصد له ولا معرفة له بما قال، والغضب علی ثلاثة اقسام احدها ما یزیل العقل فلایشعر صاحبه بما قال وہذا لایقع طلاقه بلانزاع والثانی ما یکون فی مبادیه بحیث لایمنع صاحبه بما قال وہذا لایقع طلاقه بلانزاع والثانی ما یکون فی مبادیه بحیث لایمنع صاحبه من تصور ما یقول وقصده فهذا یقع طلاقه الثالث ان یستحکم ویشتد به فلایزیل عقله بالکلیة ولکن یحول بینه وبین نیته بحیث یندم علی ما فرط منه اذا زال فهذا محل نظر وعدم الوقوع فی ہذه الحالة قوي متجه واللہ اعلم بالصواب (زاد المعاد مطبوعہ نظامی: ٢/٢-٤)

(میں کہتا ہوں کہ ابو العباس المبرد نے کہا غلق کا معنی ہے سینے کا تنگ ہونا اور صبر کا کم ہونا اس طور پر کہ اس سے نجات کا کوئی وسیلہ نہ ہو۔ ہمارے شیخ نے کہا اس کے مفہوم میں مجبور و مجنون کی طلاق بھی داخل ہے اور اس کی بھی جس کی عقل نشے اور غصے سے زائل ہو چکی ہو نیز اس کی جس کا کوئی قصد و ارادہ ہو اور نہ اسے یہ سمجھ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے غضب و غصے کی تین قسمیں ہیں ایک قسم تو یہ ہے جو عقل کو اس طرح زائل کرتی ہے کہ اسے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے کیا کہا ہے؟ اس صورت میں تو بلانزاع طلاق واقع نہیں ہوتی دوسری قسم وہ ہے کہ غصہ اس شخص کو اپنے قول و قصد کے تصور اور سمجھ سے نہ روکے تو اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی تیسری قسم یہ ہے کہ اس کا غصہ مستحکم اور شدید تو ہو مگر اس سے اس کی عقل کلیتاً زائل نہ ہو لیکن وہ اس کے اور اس کی نیت کے درمیان اس طرح حائل ہو جائے کہ اسے غصہ زائل ہونے کے بعد اپنی اس زیادتی پر ندامت ہو تو یہ محل نظر ہے اور اس حالت میں طلاق کا عدم وقوع زیادہ قوی اور مناسب ہے)

---

[1]۔ سنن ابی داؤد رقم الحدیث (2193)

[2]۔ زاد المعاد (5/195)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

### کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 542

محدث فتویٰ